ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا
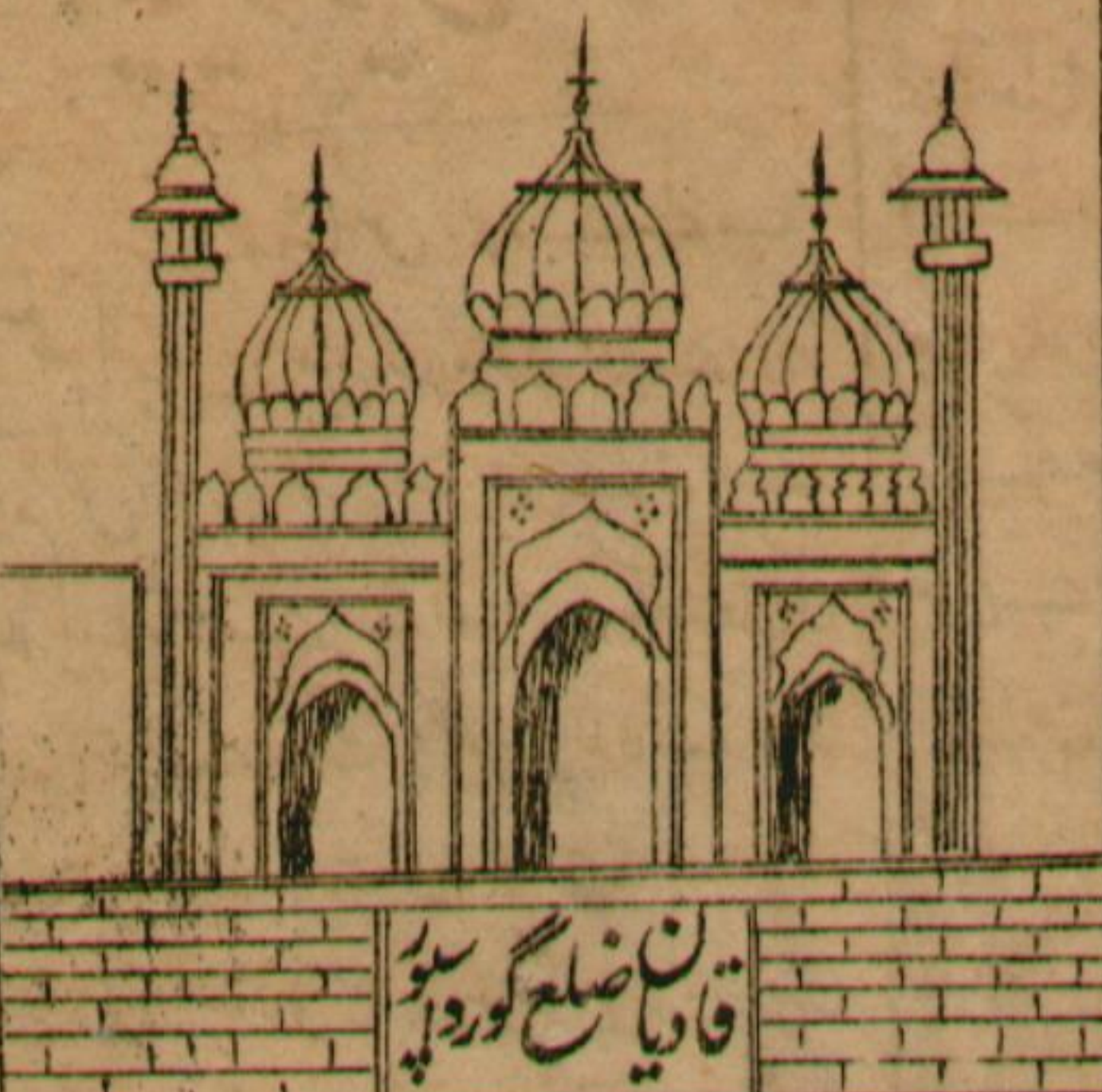
BADR
QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی دو روپے
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد
Reg. No. L. CCLXXXVIII
مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید
چار روپے پیشگی

جلد ۱۳
۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء مطابق ۸ پوہ ۷۰
نمبر ۱۵

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نوردین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ❊ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ❊ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ❊ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ❊ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ❊ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ❊ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ❊ وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ❊ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ❊ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است ❊ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ❊ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ❊ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ❊ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ٭

ایڈیٹوریل

ہمارے نومسلم

سب حمد و ثنا اس سلام کے لئے ہے جس نے ہمیں اسلام عطاء کیا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُس اوّل المسلمین پر ہوں جس کے ذریعہ سے ہمیں اسلام ملا۔ اسلام کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات کو حکم ہوا اسلم - قال اسلمت لرب العالمین

مسلمان ہونے کے واسطے کوئی رسم و رسوم کی پابندی ضروری نہین اسلام قبول کرنے کے لئے نہ فرضی یا نقلی یردن میں غوطے لگانے کی حاجت ہے نہ سر پر پانی چھڑکنے کی ضرورت اور نہ جوہل لینے کی حاجت اور گنگا جلی پینا لازم۔ سچے دل سے خدا تعالیٰ کی وحدانیّت۔ اُسکے فرشتے۔ رُسل۔ کتب۔ آخرۃ۔ اندازہ خیر و شر پر ایمان لاؤ اس ایمان کے مطابق اعمال صالح مین سعی کرو۔ بس تم مسلمان ہو۔ کسی مولوی مُلّاں کی حاجت نہین کہ وہ تم کو مسلمان کرے اور نہ وہ کر سکتا ہے۔ ہان صلحاء کی صحبت انسان کو صالح بناتی ہے اور متقی کے ساتھ تعلق آدمی کو متقی بنا دیتا ہے انسان جب مسلمان ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور کفار سے ان کے کفر و شرک کی بے زاری کا اظہار ان پر کر دے تاکہ یہ انہین سے نہ سمجھا جاوے اسی لئے نومسلم کے واسطے نیا اسلامی نام تجویز کیا جاتا ہے گو اس کا پہلا خاندانی نام بھی رہے تو ہرج نہین بشرطیکہ وہ کوئی مشرکانہ معنے نہ رکھتا ہو۔ ایک بنگالی جناب خلیفہ رشید الدین صاحب کی چند ساعت ریل کی صحبت پاکر مشرف با اسلام ہوا حضرۃ خلیفۃ المسیح نے اس کا نام احمد چیٹرجی رکھا۔ چیٹرجی اُس کا پہلا خاندانی نام تھا۔

نومسلم ایک بہت ہی قابل قدر وجود ہے کیونکہ وہ بہت بڑے مشکلات کو برداشت کرکے اسلام قبول کرتا ہے اور اس معاملہ مین ایک گونہ صحابہ اوّلین کے رنگ مین رنگین ہوتا ہو کیونکہ جیسا اس وقت اصحاب رسُول کو دُکھ دیا جاتا تھا ایسا ہی اکثر یہ بھی دُکھ دئے جاتے ہیں ہماری جماعت کے مکرم نومسلم دوست اس کا نمونہ ہین۔ شیخ عبدالرحیم نے کیسے کیسے دُکھ اُٹھائے شیخ عبدالرحمان قادیانی قید کئے گئے۔ شیخ فضل الٰہی گھر میں قید رہے۔ شیخ محمد یوسف کو ایسا سخت مارا گیا کہ بچنے کی اُمید نہ رہی شیخ عبداللہ کو مارا ہی گیا اور نوکری سے موقوف کرایا گیا ایسا ہی نومسلمون کی جماعت جو ہمارے سلسلہ مین داخل ہوئی ہے وہ سب اپنے اپنے وجود مین ایک نشان ہین اور اسلام کیخاطر تکالیف کے برداشت کرنے مین صحابہ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہین ہندو اور سکھون مین سے جو اسلام قبول کرتے ہین وہ خویش و اقارب سے دُکھ پاتے ہین اپنی جدّی جائداد سے محروم رکھے جاتے ہین بہن بھائی ماں باپ تمام رشتہ دارون سے جُدا ہوتے ہین۔ اور یہ سب کچھ صرف خدا کی خاطر ہے وہی جانتا ہے جس پر یہ وارد ہوتی ہے دوسرے کو کیا خبر۔ اہل اسلام کو چاہیئے کہ ان معززین کی قدر کرین اور انکی عزت افزائی کرین اور انکو دنیوی حیثیت مین بھی اچھی راہ پر لگا دین یہ بہت بیہودہ بات ہے جو بعض نومسلموں کو قبول اسلام کرنے کے بعد یہ عادت ڈالدی جاتی ہے کہ وہ کسی مسجد کے مولوی سے ایک کاغذ قبول اسلام کی تصدیق مین لکھوالین اور جگہ بجگہ لئے پھرین اور سوال کرتے ہوئے جو کچھ ملے اسپر گزارہ کرین۔ اس طریق نے ہمارے ملک کے نومسلمون کو بے عزت بنا دیا ہے مجھے یاد ہے مین چھوٹا سا تھا میرے شہر کے بزرگ لوگ ایک جگہ جمع تھے وہان تبدیلی مذہب کے متعلق کچھ تذکرہ تھا ایک صاحب جو قاضی کہلاتے تھے اور شہر کے مشہور مُلّان اور اکثر جنازون کے پیش امام ہُوا کرتے تھے۔ فرمانے لگے۔ تبدیل مذہب ایک بے عزتی کی بات ہے۔ دیکھو۔ ہندو جو مسلمان ہوتے ہین اور دیندار ہوتے وہ کیسے بے عزت ہوتے ہین اُن کی ساری عمر بھیک مانگتے گزرتی ہے جب یہ خیال ہمارے علماء کہلانے والون کا ہے تو پھر کس طرح اشاعت اسلام ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جس قدر برادران نومسلم سلسلہ احمدیہ کی تحریک سے ہوئے ہین وہ سب باہمت جوان ہین جو اپنے گزارے کے واسطے خود ساعی ہوتے ہین بلکہ دینی خدمات مین بھی معتد بہ حصّہ لیتے ہین۔ اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے اور انکے نیک ارادون مین روز افزون ترقی اور استقامت عطاء کرے۔ آمین حضرۃ خلیفۃ المسیح نومسلمون کا بہت خیال رکھتے ہین اور صدر انجمن احمدیہ نومسلمون کی امداد مین احتیاط کے ساتھ ایک معقول رقم ہر سال خرچ کرتی ہو اس معاملہ مین پوری احتیاط کی ضرورت اسواسطے بھی ہے۔ کہ ہم نہین چاہتے کہ یسوعی مشن کمپونڈ کے ناکارہ اور سست لوگون کا ایک مجمع ہمارے پاس ہو۔ بلکہ ہم مخلص نومسلمین کی جماعت بنانا چاہتے ہین اور خدا کے فضل سے ایسی ہی جماعت ہمارے پاس ہے۔ جو خود سچے دل سے مسلمان ہوئے اور بہتون کو کر رہے ہین میرا خیال ہے کہ اگر صدر انجمن احمدیہ کے اراکین مناسب جانین تو ان کے بجٹ مین نومسلمون کی مد جُدا ہونی چاہیئے ممکن ہو کہ بعض احباب اس مین خصوصیت کے ساتھ دلچسپی لین یُون تو ہم سب نومسلم ہین جو حضرت امام کے ہاتھ پر توبہ کرکے نئی اسلامی زندگی مین داخل ہوتے ہین مگر میری مراد اس جگہ نومسلمون سے وہی احباب ہین جو مثلاً ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ مذاہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہین نومسلمون کا ذکر آیا ہے۔ تو اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غیر مذاہب بالخصوص سکھون کے مسلمان بنانے مین نہائت جوش اور کوشش کے ساتھ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصروف رہتے ہین انکی خدمات اس معاملہ مین قابل قدر ہین آئے دن وہ ایک نہ ایک آدمی کو راہ ہدایت پر لانے کی فکر مین لگے رہتے ہین اللہ تعالےٰ انکا حامی و ناصر ہو۔

ڈاک ولائیت

جنگ طرابلس

انگلستان کے مشہور اخبار نویس مسٹر اسٹڈ اپنے ماہواری رسالہ ریویو آف ریویوز بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء مین ایک چھٹی اپنے تمام دوستون اور نامہ نگارون کے نام شائع کرتے ہین جس کا مطلب یہ ہے کہ اٹلی نے جو غاصبانہ حملہ طرابلس پر کیا ہے اس کے برخلاف سارے یوروپ کو ملکر آواز اُٹھانی چاہیئے وہ لکھتے ہین کہ یوروپ کی سلطنتون کی یہ خاموشی ایسی ہے جیسا کہ لنڈن کی پولیس اور اس کے جج چورون اور لیٹرون کو روکنے اور گرفتار کرنے اور سزا دینے سے انکار کر دیوے مسٹر اسٹڈ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمین انہون نے دکھایا ہے کہ جنگ طرابلس نے یوروپ کے صلحنامون کو توڑ دیا ہو اور یہ بہت خوفناک بات ہے وہ لکھتے ہین کہ کرسمس کے بڑے دن گانے بجانے مین نہین گزار دینے چاہیئین بلکہ دنیا مین امن پھیلانے والے وعظون کے کرنے مین صرف کرنے چاہیئین ؎

مسیح نے کیا سبق دیا

امریکہ کی مشہور عالمہ لیڈی ولکاکس اس ملک کے ماہواری رسالہ نارتھ امریکن ریویو ماہ نومبر مین لکھتی ہے کہ مسیحی حکمت اخلاق کو سمجھا نہین گیا اس سے مطلب شخصی نجات کا نہین بلکہ وہ ایک نمونہ ہے اس بات کا کہ ہر شخص اعلیٰ مقاصد کے حصول کے واسطے ادنےٰ اغراض کو قربان کرے یسوع نے بھی دراصل یہی فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اپنی صلیب آپ اٹھانی چاہیئے معلوم نہین نادان لوگون نے یہ مسئلہ کہان سے گھڑ لیا ہے کہ ہماری صلیب بھی اُسنے اُٹھا لی ہو وہ تو غریب ساری عمر یہی منادی کرتا گیا کہ ہر شخص اپنی صلیب آپ اُٹھائے

سچّی انجیل

ولایت کا میگزین ایسٹ اینڈ ویسٹ ماہ نومبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ سچی انجیل یہ ہے کہ ہمارے روحون کی نجات اپنے اخلاق کی تکمیل سے حاصل ہو سکتی ہے شائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"مدارج تقویٰ"

تقریر حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(مرتبہ اکمل صاحب آف تشحیذ)

"قادیان کے جلسہ کی تقریروں کے رپورٹ کے لئے چند ایک مشکلات ہیں۔ جسے باہر کے لوگ نہیں سمجھ سکتے +

لیکچرار یا تو اپنی تقریروں کو پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اور لیکچر سنانے سے پہلے وہ اخبار والوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا اپنی تقریر کے نوٹ کراتے ہیں جس سے ایک رپورٹر کو خوب مدد مل سکتی ہے۔ یا بعد میں خود اپنی تقریروں کو قلم بند کر دیتے ہیں۔ یا رپورٹر مختصر نوٹ کر لیتا ہے اور بعض اوقات اپنے الفاظ میں انہیں بیان کر دیتا ہے + مگر قادیان میں بالخصوص حضرت امیر المومنین و حضرت صاحبزادہ صاحب جنکی تقریریں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اپنی تقریروں کو نہ تو پہلے لکھ لاتے ہیں۔ نہ بعد میں لکھ کر دینے کی پروا رکھتے ہیں۔ نہ نوٹ کراتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے خصوصیت سے سوچکر بھی نہیں لاتے۔ کیونکہ اہل اللہ ایسے تکلفات سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعد میں خود ان کو بھی پورا یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کچھ کہا تھا۔ ادھر رپورٹر بیچارہ ہے کہ تین گھنٹے برابر لکھے جاتا ہے اپنے قلم کی حرکت کو اس زبان گوہرافشاں کی حرکت کے ساتھ ملانا پڑتا ہے۔ ادب اس بات سے بھی مانع ہے کہ کوئی لفظ اپنی طرف سے ملائے۔ حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہی الفاظ ہوں جو مبارک منہ سے نکلے۔ باوجود پوری کوشش کے پھر بھی انسان کمزور ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے +

اس کے علاوہ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہوں کہ اور زبانوں کا مقابلہ قلم سے شاید ہو سکے۔ مگر "محمود" کی زبان میں جو طلاقت ہے اور بیان میں جو شوکت و آمد ہے۔ وہ ایک خاص شان رکھتی ہے اس لئے رپورٹر کو اپنی کم استطاعتی کا عذر پیش کرنا پڑتا ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر رکوع ۲ ، پارہ ۲۳) +

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے

حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا بے نظیر اور ایسا پاک کلمہ ہے کہ اس میں زمانے کے تغیرات۔ ملکوں کے تغیرات۔ علموں اور سائنسوں کے تغیرات نے ذرا بھی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ ۱۹۰۰ برس گذر گئے۔ لیکن اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فقرہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" بالکل صحیح ہے +

جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اسی جملہ میں مرکوز دیکھتا ہوں۔ تو یہ فقرہ مجھے بڑا مزا دیتا ہے واقعی درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے +

دیکھو۔ آم کا درخت ہے اس میں اگر ایسے پھل نہیں لگتے جس سے لوگ نفع اٹھائیں تو وہ آم کس کام کا۔ اگر وہ شیریں پھل دیتا ہے تو آم ہے ورنہ ایک لکڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح اگر انگور کی بیل میں انگور عمدہ لگتے ہیں تو وہ انگور ہے ورنہ محض ایک گھاس ہے +

[illegible] ظاہر

ہمارے رسول اللہ صلعم کی ذات پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں اور بعض بے باک شریر آپ کو بدیوں میں ملوث بتا کر اس سورج پر اندھیری چھانا چاہتے ہیں جس سے تمام جہان روشن ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہی فقرہ۔ آپ کے چال چلن کی برّیت کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ انسان جس قسم کا ہو اسی قسم کی باتیں کرتا ہے اس کے متعلق مجھے ایک قصہ یاد آیا ہے۔ رابعہ بصریؒ مشہور بزرگ عورت گزری ہے۔ ان کے سامنے چند آدمیوں نے مسجد میں دنیا کی مذمت کی۔ اور اس قدر مذمت کی کہ عصر کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد پھر اس طائفہ نے دنیا کی مذمت شروع کر دی۔ آپ نے غضبناک ہو کر کہا۔ کہ یقیناً تم دنیا کے طالب ہو اسی لئے۔ دنیا کا ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ انسان کو جو چیز پسند ہو اسی کا ذکر کرتا ہے۔ بعض اوقات محبوب کے شکوہ میں وہ مزا آتا ہے جو اسکی تعریف میں آیا کرتا ہے۔ غرض انسان کو جس سے محبت ہو اسی کا اکثر ذکر کرتا ہے۔ اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر رسول کریم صلعم کی زندگی کو پاک ثابت کرنے کے لئے۔ میرے لئے یہ قرآن مجید کافی ہے +

[illegible]

یوں تو عیسائیوں نے آپ کے خلاف کتابیں لکھی ہیں اور مسلمانوں نے محامد النبی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن ایک معترض کہے گا۔ یہ دونو صورتیں ناقابل اعتبار ہیں ایک مسلمان نے خوش عقیدگی سے کہنا ہی ہوا کہ آپ کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف لگی رہتی تھی۔ اور ایک عیسائی کا مذہبی فرض ہے کہ اسکے خلاف کہے۔ پس تاریخ معیار نہیں ہاں قرآن شریف ضرور ہے جو تبدیل نہیں ہوا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے خیال میں نبی کریم صلعم کا اپنا بنا ہوا ہو۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک خدا کا کلام۔ دونو صورتوں میں نبی کریم صلعم کی زندگی پاک اور مطہر ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان پاک خیالات کا منبع وہی قلب ہو سکتا ہے جو ہر قسم کی آلائیشوں سے پاک ہو۔ اگر کوئی قلب اس قسم کے پاک و جامع کلام کا اہل ہوتا تو آدمؑ سے لیکر آپ کے زمانہ تک کسی اور نبی پر یہ القا ہوتا ابراہیمؑ بھی خدا کو بہت پیارا تھا۔ موسیٰؑ بھی بہت پیارا تھا عیسےٰؑ بھی۔ مگر ان پیاروں میں سے کسی کو وہ کلام نہ دیا بلکہ اپنے پیارے نبی کو دیا۔ انسان کی فطرت میں بھی یہ امر ہے۔ کہ وہ اعلےٰ سے اعلےٰ۔ عمدہ سے عمدہ چیز اپنے پیارے بچے کے لئے رکھتا ہے پس خدا نے بھی اپنا لاثانی کلام اپنے اسی بندے کو دینا تھا۔ جو سب پیاروں سے زیادہ پیارا تھا۔ نہ کہ کسی گندوں سے بھرے ہوئے انسان کو۔ جیسا کہ نعوذ باللہ مخالفین کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گمان ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ قرآن مجید کا کوئی رکوع بلکہ کوئی آیت عظمت و جبروت الٰہی کے ذکر سے خالی نہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو کس قدر تعلق و اخلاص اللہ تعالےٰ سے تھا۔ پھر مختلف حالات و اوقات کے متعلق جو احکام ہیں ان پر غور کریں تو بھی آپ کی پاک و مطہر زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ دیکھو کیا کرنے لگے ہو۔ پہلے بسم اللہ کر لو۔ جب کھانا کھا چکتے ہیں۔ تو حکم ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ لو۔ ورنہ ناشکری ہوگی اس ذات کا شکر ضروری ہے جس نے رزق بخشا۔ صحت بخشی معدہ دیا۔ دانت دیئے۔ اسی طرح جب ہم کوئی کام شروع کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ خیرخواہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ تمہارا علم ناقص ہے۔ تمہاری قوت میں کمزوری ہے۔ پس اس پاک و قدوس قادر و مقتدر سے مدد مانگ کر شروع کرو۔ استخارہ کر لو۔ نکاح کے لئے۔ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم سنا کر۔ خدا کا ڈر یاد دلا دیا۔ اسی طرح جب

ہم صبح کے وقت نیند سے اُٹھتے ہیں۔ تو ہم کو حکم ہوتا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے خدا کی تسبیح و تحمید و تقدیس کر لو۔ پھر جب سُورج ڈھلنے لگتا ہے تو یاد خدا کا حکم ہوتا ہے تاکہ تمہاری روحانیت کا آفتاب اسی طرح زائل نہو جائے پھر عصر کے وقت جب آفتاب کی حدت بہت کچھ کم ہو جاتی ہے تو پھر خدا کے حضور گڑگڑانے کا حکم دیا۔ پھر جب سُورج ڈوب جاتا ہے۔ تو اُس وقت بھی دُعا کا حکم ہے کہ الٰہی جس طرح یہ جسمانی سُورج ڈوب گیا ہے۔ رُوحانی سُورج نہ ڈوب جائے اور ہم انوار خداوندی سے محروم نہ رہ جائیں۔ پھر جب بالکل اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ تو پھر اس نور السمٰوات والارض کے حضور کھڑا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ تا ہم طرح طرح کی ظلمات میں رہکر تباہ ہو جائیں۔ یہ تعلیم۔ یہ پاک تعلیم کیا کسی گندے انسان کے دل سے نکل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اسی شخص کے پاک قلب سے نکل سکتی ہے۔ جس کی زندگی نہایت مطہر اور سارے جہان کے لئے نمونہ ہو۔ یاد رکھو۔ جو شخص دنیا کو جسقدر دین کی طرف متوجہ کرتا ہے یقیناً وہ اسی قدر خدا کا دالہٗ و شیدا ہے +

پس یہ تعلیم کہ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت خدا کو یاد رکھو۔ اس اخلاص اس محبت اس عشق اس پیار اس متوالگی کا پتہ دیتے ہیں جو نبی کریم صلعم کو خدا سے تھی۔ پھر اسی تعلیم کا اثر دیکھو۔ کہ مسلمانوں کے بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ اسی رنگ میں رنگیں ہیں کوئی بچہ گرتا ہے۔ تو فوراً منہ سے نکلتا ہے حسبک اللہ جب کوئی خوشی ہوتی ہے تو زبانیں پکار اٹھتی ہیں۔ الحمدللہ آخر یہ بات کس نے ان کے دل میں ڈالی۔ رسول کریم صلعم نے۔ انسان اپنے پیارے کا نام کسی نہ کسی بہانے سے ضرور سُننا چاہتا ہے۔ پس نبی کریم صلعم کا پیارا تو خدا تھا۔ آپ نے ہر حرکت و سکون قول و فعل سے پہلے اپنے پیارے کا نام بتا دیا۔ سب سے نازک و خطرناک موقعہ تو انسان کے لئے وہ ہے جب شہوت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہو جس وقت انسان سب کچھ بھول کر صرف اسی خیال میں محو ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ دنیا اور دنیا کے پیاروں سے الگ ہو کر ایک پیارے میں منہمک رہ جاتا ہے تو ایسے جوش کے وقت بھی نبی کریمؐ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پڑھ لیا کرو + غرض کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ تاریخی شہادت کی حاجت نہیں۔ صرف قرآن مجید ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم صلعم کا قول و فعل خدا کے لئے تھا۔ اور آپ کی زندگی پاک و مطہر تھی +

قرآن مجید اور دیگر مذاہب کی تعلیم میں فرق

لوگ مذاہب بناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ گدی بنجائے۔ کسی کو حکومت کا شوق ہوتا ہے۔ کسی کو دولت جمع کرنے کا خیال۔ غرض مختلف وجوہات ہیں جن سے لوگ دین اختیار کرتے ہونگے۔ کوئی عیسائی بنتا ہے تو اسے یہ خیال بھی آتا ہوگا کہ میرے ضلع کے ڈپٹی یا میرے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر۔ یا میرے ملک کے ویسرائے خوش ہو جائینگے۔ مگر محمد رسول اللہ وہی تعلیم دیتا ہے جس سے خدا کا قرب خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ وہ اپنے پیرؤں کو تعلیم دیتے وقت ارشاد فرماتا ہے کہ شاید تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آ جائے۔ اس لئے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔ جن کو محض اپنا مذہب پھیلانے کا شوق ہوتا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو خواہ کسی طرح۔ مگر یہاں خدا سے ارشاد ہے کہ یہ دروازہ عشق الٰہی کا ہے۔ اس میں شیطانی ملونی سے نہ آؤ۔ بلکہ شیطان پر لعنت بھیجکر۔ اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ کر۔ پھر یہ اعوذ نہ صرف ابتدا میں ہے بلکہ انتہا میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس پڑھ لو۔ جس سے یہ مراد ہے کہ الٰہی میں نے تیری کتاب کو پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی قسم کے قصور سرزد ہوئے۔ اپنی عظمت کا خیال آگیا ہو کہ میں صوفی بنجاؤں۔ لوگ مجھے بزرگ کہیں۔ میرے پاؤں کو چومیں۔ پس اپنے رب کی پناہ میں آکر عرض کرتا ہوں۔ کہ محض اسی کی محبت ہو جس کی خاطر میں لوگوں کو اس کی تلقین کروں +

قرآن مجید تقوے سے مملو ہے

یُوں تو سارا قرآن مجید تقوے کی تعلیم سے لبریز ہے مگر یہ رکوع جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سُنایا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص رنگ میں تقوے کی تعلیم دی ہے۔ جس سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کی زندگی کیسی پاک اور تقوے سے لبریز تھی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ قرآن شریف رسول کریمؐ کا کلام ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ پاک تعلیم اسی کو مل سکتی تھی کہ جو خود تقوے سے معمور ہو۔ اس لئے اس کتاب سے رسول اللہ کی قلبی کیفیت ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ کیا ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنھوں نے یہ پاک کلام خود رسول اکرم صلعم کے منہ سے سُنا۔ دیکھو دہلی میں دربار ہُوا۔ بادشاہ نے جو کچھ فرمایا وہ اخباروں کے ذریعے کئی کانوں تک پہنچ گیا مگر جو لذت اُن لوگوں کو آئی۔ جنھوں نے خود بادشاہ کے منہ سُنا۔ وہ اُن لوگوں کو نہیں آسکتی۔ جنھوں نے اخباروں میں پڑھا۔ پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید ایسا پاک اور مؤثر کلام ہے کہ تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی اپنے اندر ایک ایسی لذت رکھتا ہے کہ پاک دل مومن تو متوالے ہو جاتے ہیں +

قرآن مجید کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین باتوں پر بہت زور ہے۔ اوّل تو یہ کہ اللہ ایک جامع جمیع صفات کاملہ کل عیبوں و نقصوں سے منزّہ ہستی ہے اور وہی وہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ (۲) اس کے مقابلہ میں تمام مخلوقات اور اشرف المخلوقات انسان ہیچ ہے اور ناکارہ۔ اور حاجتمند۔ اسی کی مہربانیوں کا محتاج ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اسی کا ہو کر رہے۔ اسی سے پیار اسی سے محبت رکھے۔ (۳) چونکہ سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہو۔ اس لئے آپس میں محبت کرو۔ جن چیزوں میں ذرا بھی مشابہت یا مناسبت ہو۔ ان کی آپس میں الفت ہو جاتی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے دیکھا کہ ایک کوا اور کبوتر اکٹھے بیٹھے ہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ ان کا کیا جوڑ ہے۔ کوئی ہم سے ہوتا تو یہ خیال بھی نہ آتا۔ اور آتا بھی تو یہ کہتے ہوئے آگے گزر جاتا کہ کون اپنا وقت ضائع کرے مگر وہ بھی اپنی نظیر آپ تھے وہیں ٹھہر گئے اور دیکھتے رہے آخر معلوم ہُوا کہ ان دونو کے پر ٹوٹے ہوئے اور اس مناسبت سے اکٹھے بیٹھے ہیں۔ پس ہم لوگ بھی جب سب خدا کے ہیں۔ تو کیوں لڑیں جھگڑیں۔ کیوں نہ آپس میں محبت رکھیں۔ ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہو کر لڑائی کیسی + اللہ کی عظمت۔ جلال۔ جبروت اور تعلق ہو۔ اپنے نفس کی اصلاح۔ آپس میں بنی نوع انسان کا محبت و پیار نچوڑ ہے تعلیم قرآنی کا۔ اور اسی کو اعلےٰ سے اعلےٰ مختلف پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے +

ہدایت کے دو طریق ہیں احسان یا عتاب

اور اس نصیحت و ہدایت پر عمل کرانے کے لئے دو طریق ہیں۔ انعام و عتاب۔ باپ اپنے بیٹے کو پہلے تو کہتا ہے کہ لو یہ پیسہ لو اور مدرسے جاؤ لیکن اگر پیسہ لیکر نہیں جاتا۔ تو پھر اسے باوجود پیار کے تھپڑ مارتا ہے۔ یہ دو طریق اس لئے ہیں کہ بعض طبائع احسان سے مانتی ہیں اور بعض خوف سے

اسی لئے قرآن شریف جو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگوں کے لئے ہدایت سکھانے آیا ہے۔ دو نو طریقوں سے کام لیتا ہے۔ احسان بھی جتاتا ہے۔ اور خوف بھی۔ یعنی اگر احسان نہ مانو گے۔ تو اللہ دُکھوں میں بھی ڈال سکتا ہے اگر مانو گے تو انعام پاؤ گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ پھر ایسا کیوں کرتا ہے۔ طاعون کیوں بھیجا۔ ایسی لوگ احمق ہیں۔ وہ طبائع کا علم نہیں رکھتے۔ اگر بچہ پیسہ لے کر اپنی تعلیم کی تکمیل کے لئے مدرسے میں نہیں جاتا۔ تو اب اسے مار کر بھیجنا باپ کا ظلم نہیں۔ اگر کوئی شخص کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے اور ایک دوسرا آدمی اُس کے ہاتھ پاؤں باندھ دے۔ تو وہ ظالم نہیں بلکہ رحیم ہے۔ جب دو نو قسم کی طبیعتیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈر نہ دلائے۔ اگر دس آدمی جنت میں جائینگے تو غالباً پانچ ایسے ہونگے جو خوف الٰہی کی وجہ سے نیک ہوئے اور اس لئے دوزخ سے بچ گئے پس اگر تخویف کا پہلا درجہ ترک کر دیا جاتا تو شاید نصف جنتی جنت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ رسول کریم کے بارے میں لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ آیا ہے۔ مگر میں تو کہا کرتا ہوں۔ کہ کاش رسول اللہ ہم پر داروغہ ہوتے تو لوگوں کا اکثر حصہ جہنم میں پڑ جانے سے بچ جاتا +

اس قدر تمہید کے بعد میں ان آیات کے معنے کرتا ہوں۔ کہ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا۔ اے میرے پیارے رسول کہدو۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو۔ یٰعِبَادِ کہنے میں جو لطف ہے۔ اسپر میں زور دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید سب لوگ نہ سمجھیں۔ لیکن چونکہ مجھے بچپن سے شاعرانہ مذاق رہا ہے۔ اس لئے میں اس کا خوب مزا حاصل کرتا ہوں۔ جن میں ذرا بھی محبت کا مادہ ہے۔ وہ اس طرز خطاب کی لذت سے خوب آشنا ہیں۔ اس دُنیا کے فانی محبوبوں کی طرف سے عشاق آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ ہمیں اپنی گلی کا کتا ہی کہدے کوئی گالی ہی دیدے۔ تو اس محبوب حقیقی سے جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ یا عباد میں جو محبت کی چاشنی ملی ہوئی ہے۔ اسے کچھ وہی دل سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس کوچے سے آشنا ہیں +

پھر صرف یا عباد ہی نہیں کہا بلکہ فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا۔ یعنے اے وہ بندو جو کہ اس بات کے مدعی ہو کہ مجھ پر ایمان رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ صرف دعویٰ کوئی چیز نہیں۔ پس ایمان ایک دعوےٰ ہے اس کے عمل بھی چاہیئے۔ اور جو زبانی دعوےٰ کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ اس میں اور پاگل میں کچھ فرق نہیں۔ آپ ایک پاگل خانہ میں جا کر دیکھیں۔ وہاں بھی وہی نظارا نظر آئے گا۔ مَیں گیا۔ تو ایک پاگل کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ مہدی ہوں۔ میں ساری دُنیا کو فتح کر لونگا۔ پھر ایک اور پاگل جسے خلیفۃ المسیح نے دیکھا کہ کنکروں کا ڈھیر آگے لگا کر بیٹھا ہے اور اپنے تئیں خزانوں کا مالک سمجھ کر کہہ رہا ہے کہ تم لاکھ لے جاؤ۔ تم دس لاکھ لے جاؤ۔ اب ان پاگلوں اور اس شخص میں کیا فرق ہے جو مومن ہونے کا مدعی ہے مگر عمل مومنوں والے نہیں کرتا۔ غرض جو زبانی باتیں کہنے والا ہے وہ پاگل ہے۔ جس طرح پاگل کہتا ہے میں بادشاہ ہوں۔ حکیم ہوں۔ طبیب ہوں۔ مہندس ہوں۔ سلطان ہوں۔ اور اس سے وہ سچ مچ بن نہیں جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص محض زبان سے کہتا ہے میں مومن ہوں اور اس کے مطابق اس کے اعمال نہیں۔ تو وہ ان انعامات کا وارث نہیں ہو سکتا جو مومن کے لئے مقرر ہیں۔ پس میرے دوستو۔ تمہیں پاگل خانہ دیکھنے کے لئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ خود تمہارے گھر میں پاگل خانہ کا نظارہ موجود ہے جو شخص کہتا ہے کہ مَیں مومن ہوں اور عمل ویسے نہیں کرتا وہ پاگل کی طرح ہی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دیتا ہے جس کا حقیقتاً وارث نہیں +

اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہاں احسان و خوف دونو یاد دلا دیئے ہیں۔ کس کا تقویٰ کرو۔ اپنے رب کا۔ زمین جسپر سوتے ہو وہ کس کی ہے؟ اسی رب کی۔ آسمان کو کس نے بنایا۔ خدا نے۔ آنکھوں میں نور کس نے بخشا۔ خدا نے۔ جس کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے۔ رستہ دیکھتے اور کتابیں پڑھتے ہو۔ پھر ہاتھ پیر۔ دماغ۔ دل بھی اسی نے بخشے۔ جن چیزوں کا ہم استعمال کرتے ہیں۔ جن قوتوں سے ان کو استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ سب اسی رب کی دی ہوئی ہیں۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس کے فرمانبردار رہیں۔ کہتے ہیں چور جس کے گھر پر کھانا کھالے وہاں چوری نہیں کرتا۔ حالانکہ چور ایسا ذلیل ہے کہ کوئی شریف آدمی اس کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں کرتا۔ تو پھر جس کا تم روز کھاتے ہو۔ اسی کی نمک حرامی کرو۔ تو اس چور سے بدتر ہوئے یا نہیں + آنکھیں۔ کان۔ حلق زبان۔ منہ۔ پانی۔ سب کچھ خدا کا دیا ہوا۔ مگر محبت کریں اور دوستے اور اپنے حقیقی محسن کو بھول جائیں۔ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے۔ کیا لطیف نکتہ معرفت ہے اس حکایت میں جو مَیں نے پچھلے دنوں پڑھی۔ کہ ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا چھ باتیں بتاتا ہوں ان پر عمل کرو۔ پھر بے شک گناہ کر لیا کرو۔ (۱) جب تو خدا کا گناہ کرے تو خدا کا بنایا ہوا رزق نہ کھائیو۔ (۲) دوسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے۔ تو خدا کی ملک میں نہ رہیو۔ (۳) تیسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو خدا سے چھپ کر کیجیو۔ (۴) چہارم یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو ملک الموت جب آوے تو کہنا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں توبہ کر لوں۔ (۵) پنجم یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر نکیر جب سوال کریں۔ تو اُن سے انکار کر دینا کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) ششم یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا۔ پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ تو اسی کا رزق کھاتا ہے اسی کی زمین پر رہتا ہے پھر موت کا مالک نہیں اور پھر اس کے سامنے اس کے احکام کو ٹالتا ہے +

یاد رکھو۔ کہ بڑی بڑی مشکلوں اور مصیبتوں میں صرف ایک رب ہی ہے جو کام آتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کو کون رزق دیتا ہے۔ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو ہوا کھانے کو کس نے مہیا کی۔ روشنی کے لئے سورج چاند کس نے بنائے۔ بلکہ مَیں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ماں باپ کے دل میں وہ محبت جو تیری پرورش کا موجب ہوئی کس نے پیدا کی۔ اگر بجائے محبت کے نفرت ڈالدیتا۔ تو تیرا کیا بس چلتا۔ اور کیا حال ہوتا۔ باوجود اس احسان اس شفقت اس پیار کے پھر بھی انسان ہیں۔ کہ اس سے قطع تعلق

کرتے ہیں۔ وہ چوروں سے بدتر ہیں۔ یہ تو احسان ہے جس کیطرف اللہ نے متوجہ کیا۔ لیکن جو محبت سے نہیں مانتے۔ ان کے لئے دوسرے معنے خوف کے بھی بیان کئے ہیں +

[illegible]

خداتعالے فرماتا ہے کہ یہ ستارے یہ زمین یہ بیوی بچے یہ طاقتیں یہ قویٰ یہ مال یہ دولت یہ چاند یہ سورج یہ تجارت یہ حرفت کے اسباب ہمارے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی ربوبیت کا تعلق قطع کرلیں۔ تو بتاؤ کون ہے جو ربوبیت کرے۔ اگر ہم اندھا کردیں۔ تو کون ہے جو آنکھیں دے۔ اگر ہم ہاتھ توڑ دیں۔ تو کون ہے جو ہاتھ دے پھر زبان دی۔ اگر گونگا کردیں۔ تو کون ہے جو گویا کرے ہم نے کان دیئے۔ اگر بہرہ کردیں۔ تو کون ہے جو کان دے۔ احسان سے نہ مانو گے۔ تو ہم اپنے قہر سے منوائینگے کیونکہ سب خزانے ہمارے قبضۂ اقتدار میں ہیں +

اسی کے آثار میں سے طاعون۔ زلزلے اور وبائی بیماریاں ہیں لیکن لوگ ہیں کہ باوجود اس تباہی کے نہیں مانتے۔ تعجب کی بات ہے کہ نمبردار تحصیلدار دھمکا دے۔ تو زمیندار کی جان نکلتی ہے۔ ہوش اڑ جاتے ہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے مامور آکر سناتے ہیں کہ فرمانبرداری کروگے تو انعام پاؤگے۔ اور اگر نافرمانی کروگے تو نقصان اٹھاؤگے۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ایک تحصیل کے چپڑاسی کا رعب تو ہے لیکن خدا کے فرستادوں۔ اور پھر حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم جیسے فرستادوں کا رعب نہیں۔ یہ بے ایمانی کا نشان ہے۔ طاعون سے گھروں کے گھر ویران ہوگئے۔ اگر اب بھی نہیں جاگوگے۔ تو پھر کونسی آفت ہے جو تمہیں جگائے گی یا خداتعالے اپنی بات کو چھوڑ دے گا۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ راج ہٹ۔ یہ تین ہٹیں بہت مشہور ہیں مگر خدا کی ہٹ کے مقابلہ میں یہ کیا چیز ہیں۔ اگر طاعون اور زلزلوں سے لوگ نہیں مانیں گے۔ تو وہ اپنی اور آفتیں نازل کرے گا۔ کیا اس کے خزانوں میں عذابوں کی کچھ کمی ہے وہ سب کو ایک دم میں بیکر کوڑا کرکٹ بنا سکتا ہے + وہ بچہ جو اپنے آپ کو سنبھال بھی نہیں سکتا۔ وہ تو اپنی ہٹ نہیں چھوڑتا۔ وہ عورت جو خاوند کی محکوم ہے وہ اپنی ہٹ نہیں چھوڑتی۔ وہ راجہ جو مخلوق کا بنایا ہوا راجہ ہے۔ وہ بھی جب بول اٹھتا ہے کہ میں یہ کام کرونگا تو کرکے رہتا ہے۔ تو پھر وہ جوان سب کا رب ہے۔ کیا اسکے آگے ہماری ہٹ چل سکتی ہے۔ پس سن رکھو کہ جو نافرمانیوں اور خدا کے ماموروں سے شوخیاں کرنے سے باز نہیں آتے ان کو منوایا جائے گا۔ دیکھو عرب کے لوگوں نے کم ہٹیں نہیں کیں۔ مگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ وہی لوگ جو باعزت کہلاتے تھے۔ آخر ذلیل وحقیر ہوئے اور ایسے کاٹ دیئے گئے کہ بے نام ونشان رہ گئے۔ ابوجہل سید العرب تھا۔ محمد رسول اللہ کے مقابلہ میں کیا وہ اڑ سکا۔ پھر یہاں تک خدا کے پاک بندے کو کامیابی ہوئی۔ کہ ہر ایک بستی میں سید کہلانے والا کوئی نہ کوئی موجود ہے۔ مگر ابوجہل کی نسل سے کوئی نہیں بنتا۔ باوجودیکہ نسل اس کی موجود ہے۔ مگر اس کی طرف منسوب ہونا عار کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ سید کیا ہیں۔ رسول اللہ کے لڑکے کی نہیں بلکہ لڑکی کی اولاد ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کچھ بھی ہو کسی طرح رسول اللہ صلعم سے ہمارا تعلق تو بنا رہے۔ گو قرآنمجید میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم آیا ہے اور ابوجہل کی اولاد ہونا کوئی بری بات نہیں۔ مگر پھر بھی لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا کے مامور کا مقابلہ کیا۔ پس وہ ذلیل وحقیر ہوا +

[illegible]

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ تقوےٰ کیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ تقوے کے تین مدارج ہیں۔ جو اللہ تعالے نے مجھے سمجھائے (اور بھی ہیں مگر اللہ تعالے نے اس وقت بیان کرنے کے لئے یہی دل میں ڈالے ہیں) اور میں انہیں ایسی طرز میں سنانے کی کوشش کروں گا کہ زمیندار بھی سمجھ جائیں۔ لیکن انکے بیان کرنے سے پہلے میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے کہ جس شخص کو حاصل ہو پھر وہ اس کے مقابل میں دنیا کی کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بات حضرت اقدس کی مجھے یاد آگئی۔ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو سنائی جائے۔ کیونکہ اگرچہ میرا حضرت سے دُہرا یعنی جسمانی و روحانی تعلق ہے۔ مگر روحانی لحاظ سے آپ بھی انہی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی نوٹ بک میں نے دیکھی۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک خیال پاک جذبہ دل میں اٹھتا۔ تو آپ لکھ لیتے۔ اس نوٹ بک میں خدا کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ اے میرے مولےٰ۔ میرے پیارے مالک میرے محبوب میرے معشوق خدا۔ دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اسکی خاطر تجھے چھوڑ دوں۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حال میں ہوں۔ اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولےٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے پھر میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن تقوےٰ ایک دم میں حاصل نہیں ہوتا۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک دم میں تم کو اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج مل جائیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ادھر بیعت کی اور ادھر علم روحانی کے دروازہ کھل جائیں لیکن اللہ تعالے کے سب کام وقت پر ہوتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں اس بات کو عجیب طور سے بیان کیا ہے لیکن چونکہ اکثر لوگ آیات قرآنی کے ربط کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے ناواقف رہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب فاصبر علےٰ ما یقولون بظاہر خلق السموات والارض اور پھر فاصبر علےٰ ما یقولون۔ میں کچھ ربط نہیں معلوم ہوتا ہے مگر تدبر کرنے سے صاف کھلتا ہے۔ کہ خداتعالے فرماتا ہے۔ میں نے خدا ہوکر زمین وآسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس عرصہ کی وجہ سے میں تھکا نہیں۔ تو تم نے اے نبی خدا کا بندہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے نہ خدا ہونے کا۔ پس تم کیوں گھبراتے ہو۔ خداتعالے کے سارے کام صبر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ۹۔ ماہ میں نطفہ سے بچہ بنتا ہے پھر بچہ سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہوتا ہے۔ اب تمہارے ساتھ جو وعدے ہیں وہ بھی ضرور پورے ہونگے تم تسبیح میں لگے رہو۔ یعنی خداتعالے کی قدوسیت اور اپنی احتیاج کا اقرار اور وعظ کرتے رہو۔ کامیاب ہو جاؤگے اجی سوچنے کی بات ہے کہ جب خداتعالے تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے۔ جب وہ اپنے کام سہج سہج کرتا ہے تو تم جو پاک نہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ اسی جلدبازی کی وجہ سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ کہ آتے ہی کہدیا۔ ہم نے بیعت تو کرلی۔ مگر ہمیں رسول کی زیارت کیوں نہیں ہوئی۔ ہم کو اولیاء اللہ کے مدارج کیوں نہیں مل گئے۔ ہمیں تجارت میں کیوں گھاٹا ہوا۔ یہ سب فاسد خیالات ہیں۔ خداتعالے جب رسول کریم صلعم

کی خاطر اپنے قواعد نہیں توڑتا۔ تو تم گماں کے تیس مار خان ہو۔ کہ تم جو کہو۔ وہ فوراً ہو جائے۔ غرض ہر بات صبر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے۔ ایک مفسر نے تقوے کی تعریف کی ہے جو مجھے بہت پسند ہے مگر مفسر سے میری مراد کشاف۔ خازن۔ کبیر۔ جلالین کے مفسر نہیں۔ بلکہ وہ جو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تقوے کی یہ مثال ہے کہ ایک تنگ رستہ جس کے ارد گرد کانٹے دار جھاڑیاں ہوں جنکی شاخیں راستہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہوں۔ اور اس میں کسی ایسے انسان کو گزرنا پڑے۔ جس نے بڑا کھلا چغہ پہنا ہوا ہو۔ تو جس طرح یہ آدمی اپنے کپڑے سنبھال کر گزرتا ہے اور چاروں طرف احتیاط کی نگاہ ڈالتا جاتا ہے۔ اسی طرح چاہیئے کہ انسان اپنے نفس کو دنیا کی آلائشوں سے جو اسے کئی کئی طریقوں سے اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہیں بچاتا جائے تب وہ متقی ہو سکتا ہے۔ غرضکہ تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے +

مگر صبر کے یہ معنے نہیں کہ کوئی مر گیا تو خموش رہیں بلکہ صبر کے تین معنے ہیں (۱) انسان جزع فزع سے پرہیز کرے۔ مصیبت پڑے تو کہدے مولی کی چیز تھی لے گیا۔ (۲) بدیوں سے پرہیز کرے۔ نفس کو لگام چڑھائے رکھے۔ ایسے متقی کی مثال یہ ہے۔ کہ کوئی سوار ہو اور اس کا گھوڑا بھوکا ہو۔ اور جس راستہ پر وہ چل رہا ہو۔ اس کے ارد گرد کھیت ہوں۔ اور گھوڑا ان میں منہ ڈالنا چاہے۔ اور وہ سوار اس کی لگام کھینچے رکھے تا ایسا نہ ہو کہ غیر کی کھیت کا نقصان ہو کر اس کے لئے مصیبت کا باعث ہو۔ اسی طرح اس درجہ کے متقی کا کام ہے کہ نفس کے سرکش گھوڑے کو لگام دیئے رکھے اور اسے محارم میں پڑنے سے بچائے رکھے۔ (۳) پھر صبر کے معنے قناعت کے ہیں یعنی جو احسانات اور انعامات اللہ تعالےٰ کے انسان پر ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی حرص نہ کرے +

ہر قسم کی بدیوں سے رُکنے والے کا نام صابر متقی ہے اور یہ سب سے گھٹیا درجہ ہے۔ اسکی مثال یوں ہے کہ کسی کے ہاں کوئی مہمان جائے تو اب جو کچھ میزبان دے وہی لیتا ہے۔ اسی طرح ہم اللہ کے مہمان ہیں۔ جن چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے وہی استعمال کرینگے ہم حقدار ہیں۔ یہ درجہ کوئی اتنا بڑا نہیں۔ جب ایک معمولی شریف مہمان کے گھر سے خود کھانا نہیں اُٹھا لاتا۔ اور نہ اسکی کوئی چیز لے کر چمپت ہوتا ہے تو پھر ایک مومن کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ خدا کا مہمان ہو کر بغیر اسکی اجازت کے اسکے حکم کے خلاف اسکی چیزوں میں دست اندازی کرے۔ اگر میزبان اپنے مہمان کے سامنے کوئی کھانا لا رکھے اور مہمان کہے کہ نہیں مجھے پلاؤ لادو۔ فلاں مٹھائی مجھے لادو۔ یا میزبان اپنے مہمان کے آگے کوئی چیز رکھ کر پھر کسی مصلحت سے اُٹھا لے اور مہمان چیخنا شروع کرے تو وہ مہمان بہت بُرا سمجھا جائیگا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کوئی نعمت دیکر پھر کسی اپنی حکمت سے واپس لے لے۔ تو جزع فزع نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ جزع فزع محض بیوقوفی ہے۔ پس تقوے کا پہلا درجہ تو حبس نفس ہے یعنی نفس کو نافرمانی حضرت رب العزت سے روکے رکھے اور اگر وہ اپنی حکمت سے اس کا کوئی بیٹا مار دے۔ تو جزع فزع نہ کرے۔ ایسے متقی کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم تم کو آزمائینگے کچھ ڈرائینگے کچھ بھوکا رکھینگے پھر مال کا نقصان ہوگا۔ پھر جان کا نقصان۔ پھر پیداوار کا نقصان۔ جو ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے گا۔ تو اسے بشارت ہو۔ کہ وہ صابر کا درجہ پا گیا۔ کیونکہ جب اس پر کوئی مصیبت آئی۔ مثلاً بیٹا مر گیا۔ تو اس نے کہا کہ میرا کیا ہے یہ تو خدا ہی کا تھا خدا نے ہی اپنے پاس بُلا لیا۔ اور میں کیوں گھبراؤں میں بھی تو اُسی کا ہوں اور اُسی کیطرف لوٹ کر جانے والا ہوں (یہ صابر متقی کے نقطۂ خیال سے اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کے معنے ہیں) گھبراہٹ تو تب ہوتی کہ کوئی چیز کھوئی جاتی۔ جب انسان سمجھے کہ میں بھی وہیں جا رہا ہوں جہاں وہ بلایا گیا ہے تو کیوں گھبراؤں اور کیوں جزع فزع کروں۔ دیکھو کسی قادیان آنے والے کا اسباب ہو۔ اور وہ بٹالہ کے سٹیشن پر چھکڑے پر رکھ دیا جائے اور اس سے پہلے روانہ کر دیا جائے تو وہ مہمان بہت بیوقوف ہوگا اگر جزع فزع شروع کردے کیونکہ آخر اُس نے بھی وہیں جانا ہے جہاں وہ اسباب پہنچے گا +

صبر کے دوسرے معنے اس آیت سے حل ہوتے ہیں جو یہودیوں کے بارے میں ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا۔ یا موسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد الآیۃ۔ دیکھئے انہوں نے خدا کے دیئے پر قناعت نہ کی۔ یہ خلاف صبر کیا پھر صبر نام ہے بدیوں سے بچنے اور عمل صالح پر قائم رہنے کا۔ یہ معنے سورہ والعصر سے حل ہوتے ہیں۔ جہاں اِلّا الّذِین اٰمنُوا وَعمِلُوا الصّٰلِحٰت کے مقابلہ میں وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر۔ رکھا گیا ہے جس میں حق ایمان کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے اور صبر عملوا الصالحات کے مقابلہ میں پس صبر کے معنے قرآن شریف نے بھی عمل صالح کے کئے ہیں +

دوسرا درجہ تقوے کا شکر ہے۔ اس درجے کا متقی شاکر کہلاتا ہے۔ قرآن شریف میں صبار شکور آیا ہے۔ شاکر اور صابر میں یہ فرق ہے کہ شاکر انسان پر جب دُکھ آتا ہے تو وہ صابر کیطرح صرف اتنا ہی نہیں کہتا۔ کہ خدا کا مال تھا وہ لے گیا۔ بلکہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ گھبرانے کی بات نہیں۔ ایک چیز وہ لے گیا ہے تو کیا ہوا۔ فلاں فلاں نعمت بھی تو اُسی کی دی ہوئی ہے۔ میرا کیا حق تھا کہ وہ یہ نعمتیں مجھے دیتا۔ پس اس کی جناب میں شکر کا سجدہ بجالاتا ہے۔ صابر گئی ہوئی چیز کی طرف خیال رکھتا ہے اور صرف اسی کے متعلق اپنا صبر ظاہر کرتا ہے۔ مگر شاکر کہتا ہے۔ جو اب میرے پاس ہے وہ بھی تو میرا حق نہیں۔ شاکر بھی اِنّا لِلّٰہ پڑھتا ہے مگر وہ اس کے اور معنے لیتا ہے یعنی وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ جہاں وہ چیز گئی ہے میں بھی وہیں جانے والا ہوں بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو میرے پاس موجود ہیں یہ سب بھی تو خدا ہی کی ہیں + تقوے ایک پہاڑی ہے۔ ایک شخص وہ ہے جو اس پر چڑھتے ہوئے آنیوالی مصیبتوں بلاؤں چیتوں بھیڑیوں کا مقابلہ کرتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹتا اسے صابر کہینگے۔ اور ایک وہ جو نہ صرف ان کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ ہر مصیبت پر ایک قدم آگے بڑھتا ہے۔ یہ شاکر ہے شاکر کا جب کوئی مال نقصان ہوتا ہے تو اسے ضائع شدہ کی فکر نہیں ہوتی بلکہ موجود پر شکر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ بھی میرا حق نہ تھا۔ محض خدا کا فضل ہے اور اس طرح پر وہ محبت الٰہی میں بڑھ جاتا ہے۔ صابر نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک حکم تھا جو میں نے ادا کر دیا۔ مگر شاکر نماز کے بعد پھر سجدے میں گر جاتا ہے کہ میرے مولیٰ تیرا احسان تیرا فضل تیرا انعام ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی کہ میں تیری عبادت بجا لایا۔ صابر تو صرف صدقہ دیتا ہے اور شاکر کہتا ہے شکر ہے کہ میرے مولےٰ نے مجھ سے خدمت لی۔ صابر فرض کے ادا کرنے کو اپنا کمال سمجھتا ہے شاکر شکر کرتا ہے کہ کروڑوں ہیں جو تیری درگاہ سے دُور ہیں۔ تیرا فضل ہوا کہ میں حکم بجالانے کے قابل ہوا۔ صابر کسی نقصان جان پر سمجھتا ہے کہ خدا

کی چیز بھی لے گیا۔ شاکر کہتا ہے کہ الٰہی لاکھوں ہیں جن کی بیوی نہیں۔ بچہ نہیں۔ بھائی نہیں۔ بہن نہیں۔ اور مجھے تو نے یہ سب کچھ بخشا ہے۔ تیرے احسانوں کا کہاں تک شکریہ ادا کروں۔ پس وہ کسی مصیبت کے وقت کسی جان و مال کے نقصان کے وقت اور بھی آستانہ الوہیت پر گرتا اور اپنے مولیٰ کے احسانوں پر فدا ہوتا ہے÷

دو مثالیں

دو مثالیں صابر اور شاکر کے فرق کو ظاہر کرنیکے لئے سُناتا ہوں۔ ایک تو قصہ اسلام کے پہلے کا ہے جو مثنوی میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا روم کا معمول ہے کہ حق سکھانے کیلئے کوئی نہ کوئی تمثیل ضرور پیش کر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت لقمان ایک شخص کے ملازم تھے۔ آقا بوجہ ان کی مخلصانہ خدمات کے ان سے بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس خربوزہ آیا جو بے بہا کا تھا۔ اس نے عجوبہ چیز سمجھ کر اسکی ایک پھانک ازراہِ محبت لقمان کو دی۔ آپ نے اسے چٹخارے لے لیکر کھانا شروع کیا۔ حالانکہ در اصل وہ خربوزہ بہت تلخ اور بدمزہ تھا۔ آقا نے اپنے وفادار مخلص غلام کو چٹخارے لیتے دیکھ کر ایک پھانک اور دیدی۔ جو آپ نے بڑے مزے سے کھائی۔ یہ حالت دیکھکر آقا کو شوق آیا کہ میں بھی خربوزہ کھاؤں۔ کیونکہ بڑا مزیدار معلوم ہوتا ہے جب اس نے چکھا تو معلوم ہوا سخت کڑوا اور بدمزہ ہے۔ اس نے حضرت لقمان کو پوچھا کہ یہ خربوزہ تو سخت کڑوا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ میں اس خیال سے کہ آپ کو پسند ہے بار بار پھانگیں دیتا رہا۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ کہ اتنی مدت آپ کے ہاتھ سے میٹھی اور خوشگوار چیزیں کھاتا رہا ہوں میں بڑا ہی ناشکرگزار ہوتا۔ کہ جس ہاتھ سے اس قدر میٹھی چیزیں کھائیں اس سے ایک کڑوی ملنے پر ناک بھوں چڑھاتا۔ پس اسی طرح شاکر متقی کہتا ہے۔ اللہ کے مجھ پر ہزاروں احسان ہیں۔ اگر ایک مصیبت بھی آگئی تو کیا ہوا۔ یہ بھی شکریہ کا مقام ہے۔ گویا شاکر کو تکلیف کے وقت اللہ کے احسان یاد آنے لگتے ہیں÷

دوسرا قصہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کا ہے۔ احد کی لڑائی میں یہ خبر اُڑ گئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم شہید ہوگئے۔ میدان جنگ میں تو اس غلط فہمی کی تردید ہوگئی۔ لیکن دوسرے لوگوں میں یہ خبر ابھی پھیل رہی تھی۔ جب لشکر اسلام واپس لوٹا تو ایک صحابیہ دیوانہ وار بڑھی اور پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے۔ جس شخص سے سوال کیا وہ چونکہ جانتا تھا کہ آپ بفضل الٰہی بخریت ہیں اس لئے اُسے تو کچھ فکر نہ تھی۔ اس نے اس سوال کی طرف توجہ نہ کی اور جواب میں اس عورت کو کہا کہ تمہارا خاوند مارا گیا۔ مگر نبی کی محبت میں متوالی ہو رہی تھی۔ اس نے پھر یہ سوال کیا۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ جواب ملا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا۔ مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت ہیں۔ جواب ملا۔ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ اسپر پھر وہ بولی کہ مجھے رسول اللہ کا حال بتاؤ۔ جواب دینے والے نے کہا کہ وہ ہر طرح سلامت ہیں مگر اسے اس پر بھی تسلی نہ ہوئی اور اس نے کہا کہ مجھے دکھاؤ۔ وہ کہاں ہیں اتنے میں رسول اللہ صلعم بھی آگئے۔ اس نے کہا کہ جب تو زندہ ہے تو ہر مصیبت میرے لئے آسان ہے۔ میرے دوستو یہ شاکر صحابیہ تھی۔ دیکھو رسول اللہ کے مقابلہ میں باپ بیٹا اسکی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ کیا اس زمانے میں بھی کوئی ایسی مومنہ عورت ہے۔ عورت تو درکنار۔ کوئی ایسا مرد بھی تم میں موجود ہے؟ غرض شاکر وہ ہے جو فرض ادا کرنے پر پھولتا نہیں بلکہ وہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے۔ چندہ دینے والوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو چندہ دیکر صدر انجمن یا خلیفۃ المسیح پر احسان کرتے ہیں بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں فرض ادا ہوگیا۔ مگر ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔ ہم پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے ہم سے یہ خدمت لی مجھے اس زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ منی آرڈروں کے سے جو حضرت صاحب کے نام آئے ایک کوپن پر لکھا تھا کہ یہ صرف عـ۱۵ روپیہ ارسال ہیں۔ ایک روپیہ لنگر کیلئے۔ اور باقی آپ خدا کیلئے اپنے نفس پر خرچ کریں اور مجھ پر احسان فرمائیں÷

پھر جب زلزلہ آیا اور حضرت اقدس باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمد و رفت وغیر ذلک وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں فرماتے ہیں میں اسی خیال میں آرہا تھا کہ ایک شخص ملا جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی اور پھر الگ ہوگیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا۔ کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہوگی۔ لیکن جب گھر آکر دیکھا تو دوسو روپیہ تھا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسکی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا۔ پھر اُس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ میں پہچانا جاؤں÷ یہ شاکر کا مقام ہے÷

متقی محسن

ایک اور بندہ ہے۔ اس کا نام محسن ہے وہ شاکر سے ایک درجہ آگے بڑھتا ہے محسن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو معاً اسے خیال آتا ہے کہ میرے اور بھائی بھی ہیں انکو بھی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ اور میں بڑا غافل ہوں کہ انکی خبر نہیں لیتا۔ پس وہ جب انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے تو اسکے یہ معنے لیتا ہے کہ ہم سب لوگ خدا کے بندے ہیں یہ مصیبت مجھ ہی پر نہیں آئی بلکہ اور بھی خدا کے بندے ہیں پس وہ انکی ہمدردی کے لئے اُٹھتا ہے اور کمر ہمت چُست کرکے ایک ایک کی غمخواری میں کوشش کرتا ہے۔ جب اس کا کوئی عزیز مرتا ہے تو اسے دوسرے لوگوں کی تکلیف کا غایت درجہ احساس ہونے لگتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے بھائیوں میں سے جس کا کوئی عزیز مرا ہے اسے بھی بہت دُکھ پہنچا ہوگا پس وہ ہر طرح سے انکی نصرت کیطرف متوجہ ہو جاتا ہے محسن صرف آپ ہی صبر نہیں کرتا اور نہ صرف خدا کے حضور موجود نعمتوں پر شکر بجالاتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرتا ہے۔ حضرت صاحب کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ گو ماموروں اور مرسلوں کا درجہ محسنوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ مگر اس واقعہ سے محسن کا مقام ظاہر ہو جائیگا۔ مبارک احمد جب بیمار پڑا تو آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ اپنے ہاتھ سے اس کو دوائی پلاتے اور دن کو آرام تو درکنار کئی راتیں جاگتے گذاردیں۔ مگر جونہی اسکی جان نکلی۔ آپ نے قلم دوات منگوائی اور لوگوں کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ اس ابتلا میں صبر و شکر سے کام لو۔ بجائے اسکے جس کا بیٹا مرا وہ خود صبر کی تلقین کا محتاج ہوتا۔ یا شکر کرنا کافی سمجھتا اسے دوسروں کی فکر پڑگئی۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ خوش ہو رہے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ پہلے ہی خدا نے فرما دیا۔ یہ چھوٹی عمر میں اسکے حضور واپس بُلا لیا جائیگا۔ یہ صبر و شکر آپ کا÷ بلکہ دوسروں کو صبر و شکر کی تعلیم کوئی سنگدلی کی وجہ سے نہیں تھی۔ نرم دلی کا تو یہ عالم ہے کہ آپ بچے کی تکلیف دیکھ کر رات کو بھی نہیں سو سکتے۔ یہاں تک کہ اسکی بیماری میں خدمت کرتے خود بیمار ہوگئے۔ مگر جب وہ وفات پاتا ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں کہ خدا کی امانت تھی خدا کے پاس پہنچ گئی۔ اور پھر اس سرور کا اثر آپ کے چہرہ مبارک سے بھی ظاہر ہے اور آپ خط پر خط لکھ رہے ہیں اور تقریر پر تقریر کئے جا رہے ہیں۔ کہ خدا کا بڑا فضل بڑا احسان ہوا۔ تم لوگوں کو بھی شکر بجالانا چاہیئے۔ آپ کو اپنے بیٹے کی فکر نہیں پڑی بلکہ لوگوں کی فکر پڑی کہ شاید اسی راہ سے میرے مولیٰ کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو÷ یہ درجہ محسن کا ہے÷

ان تینوں مرتبوں کا ذکر اس آیت میں ہے :- لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وّاٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت ثم اتقوا واٰمنوا ثم اتقوا واحسنوا واللّٰہ یحب المحسنین + پہلا درجہ اتقاء کا تو ایمان و عمل صالح ہے جو صابر متقی کی شان ہے - پھر تقوے کریں - اور ایمان پر ثابت قدم ہوں - یہ شاکر متقی کا ذکر ہے - پھر تقوے کریں اور احسان میں بڑھیں - یہ محسن متقی کی شان ہے اور اللہ محسنوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے - اس جگہ پہلے دو درجوں کا نام نہیں - لیکن قرآن شریف کے دوسرے مقاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ محسن سے پہلے صابر و شاکر ہی کا درجہ ہے +

خدا تعالے آپ لوگوں کو تینوں درجوں کا متقی بنائے - تقوےٰ کوئی آسان بات نہیں - کہنا تو آسان ہے پر کرنا مشکل - دیکھو تم وعدہ کر چکے ہو - دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے - ضروری ہے کہ اس پر ثابت قدم رہو - اور اعمال صالح میں ترقی کرو +

(باقی آیندہ)

للّٰہ الحمد ٹھکانے لگی محنت مری

اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا موقعہ خوشی کا ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلے ردّ افترا اور بعد میں بنگال کی دلجوئی کو از حد پسند فرمایا - اور اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد کیا - اس کا اجر جزیل خدا تعالے ہی انہیں عطا کرے - حضرت والا نے مجھے ارشاد کیا ہے کہ بالضرور انگریزی اور بنگلہ ترجمہ بنگال کی دلجوئی کا شائع کیا جاوے - اور اس میں اشد تاکید فرمائی - انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے - بنگالی کا انتظام کر رہا ہوں - جو جلد نکل جاوے گا - میں نے یہ رسالہ دو ہزار چھاپا تھا - اس میں سے کوئی سولہ صد کے قریب مختلف شہروں میں بغرض تقسیم مفت جا چکا ہے - اب پانچہزار اردو کا آرڈر اور دیدیا ہے انگریزی اور بنگالی بھی اسی قدر شائع ہوگا - مَیں چاہتا ہوں کہ اس کار ثواب میں میرے ساتھ اور بھی شریک ہوں لیکن نشاط خاطر سے مجھے اطلاع دیں اور ویسے برائے تقسیم مفت جو چاہے - مجھے محصول ڈاک بھیجکر منگوا لے - ردّ افترا ابھی محصول ڈاک بھیجنے پر بغرض تقسیم روانہ ہو سکتا ہے - سخت ضرورت ہے کہ عیسائی سرکل میں ردّ افترا شائع کیا جاوے +

خواجہ کمال الدین وکیل - احمدیہ بلڈنگس - نولکھا لاہور

ادعیۃ الاحادیث

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے جناب قاضی اکمل صاحب کو کہ وہ ہمیشہ نہایت مفید رسالے تالیف کر کے شائع کرتے ہیں - حال میں انہوں نے اُن دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے - جو احادیث میں آئی ہیں - ساتھ ہی ان کا اُردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے - یہ کتاب نہایت عجیب نعمت ہے ہر مسلمان کو چاہئیے اِسے خرید کرے - دعاؤں کو یاد کر لے اور کتاب کسی اور کو دیدے - یہ کتاب دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے اور اس کی قیمت ۱ر ہے +

شیخ سنوسی اور ظہور حضرت امام مہدی آخر الزمان

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور لٹریری صوفی خواجہ حسن نظامی صاحب کی تازہ تصنیف ہے - اس میں جناب خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ شاہِ انگلستان بمعہ قوم انگریز مسلمان ہونے والے ہیں - اور مہدی کا ظہور جلد ہونے والا ہے اور خبر کی بناء اُن بزرگ صوفیاء کے اقوال پر ہے - جو انہیں سفر بلاد اسلامی کے دوران میں ملی + قیمت رسالہ ۴ر علاوہ محصولڈاک ہے - اور ملنے کا پتہ دفتر رسالہ نظام المشائخ دہلی ہے + مہدی تو آچکا ہے - مگر ممکن ہے ظہور سے مراد کچھ اَور ہو - اس پر مفصل انشاء اللہ پھر کبھی بدر میں لکھا جائے گا +

ضروری بات - ادعیۃ الاحادیث کی تین جلدوں کے واسطے ۳ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں زائد وی پی منگوائیں +

افغانستان میں احمدیت

افغانستان کے علاقہ سے ہر سال احمدی برادران آتے ہیں - ان کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے جو صاحبان آتے ہیں وہ اَوروں کے نام کی درخواست بیعت لے آتے ہیں - جو خود نہیں آسکتے - اس سال جو فہرست آئی ہے - وہ درج ذیل ہے +

عبدالرحیم خاں ولد عمرا خاں - خواجہ محمد + پیر محمد + محمد عارف عبدالمجید خان ولد " عبدالغنی + عبدالواحد ثانی + عبدالحکیم خان " " میر محبوب + محمد علی + محمد اسحٰق محمد جلال + سید جلال - ملاں سید محمد + عبدالرحمٰن + محمد جان محمد نادر خان + میر افضل محمد احسن + میراں جان - میر جلال الدین سید عرب + عبدالجبار خان حبیب اللہ خاں + محمد نعیم + شمس الدین خاں + عبدالواحد خاں + ثانی عبدالمجید خاں + میر احمد خان + غلام محی الدین + عبدالرحمٰن + عبدالحلیم +

ضرورت ملازم

ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے - جو زمینوں کا کام جانتا ہو - اور انتظامی معاملات کا خاص تجربہ رکھتا ہو - حساب اُردو لکھنے پڑھنے سے واقف ہو - جوان - محنتی - دیانتدار چلنے پھرنے والا ہو + خط و کتابت م - م معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان - ضلع گورداسپور +

یک صد روپیہ

ایام جلسہ میں کوئی صاحب دفتر محاسب میں اپنے چندوں کے درمیان ایک نوٹ مبلغ یک صد روپیہ کا دو ٹکڑوں میں دے گئے ہیں - کلرک بسبب کثرت کام ہر دو ٹکڑوں کے نمبر ملانے سے اسوقت قاصر رہا - بعد میں معلوم ہوا - لہذا احباب اپنی اپنی جگہ غور کریں - جو جو صاحب اپنے چندوں کے درمیان سو روپے کے نوٹ کے ٹکڑے دے گئے ہیں - وہ اپنے ہاں کے باقی نوٹوں کو بغور دیکھیں - ایک ٹکڑے کا نمبر EB/74 59543 اور دوسرے کا نمبر EB/74 59545 ہے - محمد صادق عفی عنہ افسر صیغہ محاسب قادیان

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ؓ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اڑھائی ماہ کی رخصت پر قادیان آ گئے ہیں حضرت میر ناصر نواب صاحب یہیں تشریف فرما ہیں اور دار الضعفاء بنانے کی کوشش میں ہیں احباب سے کافی چندے کے منتظر ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ ۵ جنوری کو کھل گئے ہیں طلباء مدرسہ کی ٹیم ٹورنمینٹ پر گورداسپور گئی ہے ہمارے مدرسہ کے ہیڈماسٹر مولوی صدر الدین صاحب کے والد ماجد فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطاء کرے آج ۹ جنوری کو یہاں خوب بارش ہو رہی ہے۔ منشی سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؓ نے نام عطاء اللہ رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کے لئے صلاحیت۔ تندرستی اور طوالت عمر کی دعا کریں ؞

بٹالہ قادیان روڈ

بٹالہ سے قادیان تک خام سڑک پر جو تکلیف مسافروں کو اٹھانی پڑتی ہے اسکے متعلق بعض احباب کہا کرتے ہیں کہ کلکتہ سے بٹالہ تک سفر کی اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی بٹالہ سے قادیان تک ہے اس کے متعلق کئی دفعہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے۔ اور احکام کو اسطرف توجہ دیجا چکی ہے۔ مگر حال میں ضلع کے نیک دل اور بیدار مغز حکام بالخصوص میجر ایلیٹ صاحب کو اس طرف توجہ دلانے کے واسطے معزز ہمعصر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کی ہم بڑے زور سے تائید کرتے ہیں اور انشاء اللہ اگلے اشیو میں اس تحریک کی پوری نقل کر کے اخبار حکام بالا دست کی خدمت میں ارسال کیا جاویگا ؞

المطلوب ۱۱ مسمی جیون۔ قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال۔ تشکل تناسب عمدہ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ساکن موضع گھنونکے۔ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیب خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے ؞

چیٹیں ملاحظہ فرماویں پتوں کی چیٹیں نئی چھاپی گئی ہیں۔ سب صاحبان اپنی اپنی چیٹ کو ایک دفعہ بغور ملاحظہ فرماویں اور اگر کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں ؞

العزیز علمی۔ ادبی۔ اسلامی۔ مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عمر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور قریباً بند ہیں۔ اٹلی سواحل پر قابض ہے اور کچھ اندرونے تک بھی پہونچ چکی ہے لیکن طرابلس کا لینا جیسا آسان اس نے سمجھا تھا ویسا آسان ثابت نہیں ہوا۔ آخری تار جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ ترکی و اٹلی نے شرائط کا فیصلہ کر لیا ہے اور جنگ قریب الاختتام ہے۔ اس خبر کی تفصیل ہنوز نہیں کھلی ؞

ایران میں مسلمانوں کا سخت کشت و خون ہو رہا ہے روسی فوجیں بھری پڑی ہیں جن کا نکلنا اب کار دارد۔ جو قتل ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر مذہبی پیشوا ہیں۔ آجکل مسلمانوں میں نہ شیعوں کو امن ہے نہ خارجیوں کو اور نہ سنیوں کو۔ سب پر ایک ہی چھرا چل رہا ہے۔ اللہ امان دیوے ؞

چینی جھگڑا۔ دفساد کے بعد جمہوری سلطنت قائم ہوئی اور ادرسن یات سین وہاں کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا ؞

آئرلینڈ کے ہوم رول پر انگلستان میں جنگ شروع ہو گئی تقریروں کی جنگ۔ انگلستان میں پارچہ بافی کے ملازموں کو مرض سٹرائک لاحق ہو گیا ہے۔ ہزاروں بیکار پھرتے ہیں یہ بھی من جملہ فرنگی امراض کے ایک ہے۔ امریکہ کی پریسیڈنٹی کے انتخاب کا وقت قریب آیا۔ روسولٹ پھر امیدوار بنا ہے۔ کیوں ایک لائق آدمی کو عمر بھر کے واسطے پریسیڈنٹ نہیں بنا دیتے کہ آئے دن کا جھگڑا ہی مٹ جاوے۔ ملیلہ میں مسلمانوں اور اہل ہسپانیہ کے درمیان جنگ ہو رہی ہے ہر جگہ مسلمان قتل کئے جا رہے ہیں اللہ ہی رحم کرے۔ مسجد لنڈن کے واسطے بیگم صاحبہ بھوپال نے سات ہزار اشرفی عنایت کی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ یہ روایت برگردن بر کاتش ہے کہ دہرم پال نے ایڈیٹر لائل گزٹ سے مبلغ یک صد روپیہ ویدوں کی مٹی خراب کرنے کے اقرار پر لیا ہے۔ ایک ایسا آلہ طیار کیا گیا ہے جو جہازوں کو غرق ہونے سے بچائیگا۔ مگر جنہوں نے غرق ہونا ہے وہ پھر بھی ہوتے ہی رہینگے۔ بنگالی دماغ سڈیشن کیڑے سے ہنوز فارغ نہیں ہوا۔ ایک بنگالی انہیں دنوں میں جب کے حضور ملک معظم کلکتہ میں تشریف رکھتے تھے ایک مغویانہ پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ ایک لڑکی جو نیاں سے اغوا کی گئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج دچھووالی میں جب اس کا بیاہ کسی سے کیا جا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ لی مقدمہ چل رہا ہے۔ ریلوے کے صاحب بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ اہل ہند کو نیٹو نہ لکھا جاوے۔ انڈین لکھا جاوے۔ تعطیل جمعہ کا میموریل کو بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے اس بنا پر رد کیا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے چارٹر کے ملنے میں فرق نہ آوے مگر مسلمانوں کی قسمت ہی کچھ ایسی ہے کہ تعطیل کا معاملہ پیش نہ ہوا اور چارٹر سر دست مل نہ سکا۔ اڈیسن نے ایک نئی ایجاد کی ہے کہ دہات کے کاغذ بنا کریں گے۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرنے کے بعد سزا سے بچنا چاہے تو اس کے لئے منجملہ دیگر ذرائع کے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بپتسمہ لیکر مشن کے احاطہ میں داخل ہو جاوے پھر پادری صاحب معاملہ کو خود سنبھال لیں گے۔ ہمیں یہ فقرہ پڑھ کر خیال ہوا۔ کہ یہ سنبھالنا شاید کفارہ سے ہو گا۔ مگر جو مسافر نے مثال دی ہے وہ کفارہ سے بچنے کی نہیں بلکہ کسی ناجائز ذریعہ کے اظہار سے ہے۔ تاہم صرف ایک مثال سے کوئی بات بپایہ ثبوت نہیں پہنچ سکتی۔ مسافر اگر اس معاملہ میں سچا ہے تو اسے بہت سی مثالیں پیش کرنی چاہئیں۔ دہلی پایہ تخت ہونے کے سبب ولایتی ڈاک براہ کراچی آیا کرے گی۔ دہلی میں فوائد اہل ہند کو مدنظر رکھ کر ایک نیا اخبار نکالنے کی تجویز ہے۔ جرمن میں ایک نئی توپ بنائی گئی ہے جو پہلی توپوں سے بھی زبردست ہے۔ شامت ایشیاء اور افریقہ جو خالی ہاتھ بیٹھا ہے۔ دہلی دربار کے موقعہ پر ۷۶۳ ،۱۱ فوجداری قیدی رہا ہوئے ؞

اطلاع اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف شائع نہیں ہو سکا ؞

رسید زر

مورخہ ۱۸ - نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

قاضی فضل الٰہی صاحب ۱۹۶ للعہ عبد الوہاب صاحب ۲۷۹ للعہ محمد یعقوب۔ محمد یحییٰ صاحب ۱۹۴ عکر منشی انوار حسین صاحب ۳۶ ۷ للعہ میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ للعہ سکرٹری انجمن خادم الاسلام صاحب ۸۵۹ للعہ محمد اشرف بیگ صاحب ۶۳ ۸ للعہ سید امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱۷ للعہ منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶۷ للعہ منشی عبد العزیز صاحب ۲۸۳۵ عہ

مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

منشی غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ ع بابو محمد عثمان صاحب ۲۳۱۴ للعہ

مورخہ ۲۰ - نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر حسن علی صاحب ۲۴۳۳ للعہ مولوی محمد امین صاحب ۳۶ ۲۸ عہ چودھری محمد سرفراز خان صاحب ۱۷۵ ... عہ خریدار نمبر ۲۰۴ للعہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۴۱۹ للعہ

کتب بدر ایجنسی

رعایتی قیمت کتب

یہ رعایت ۲۰ جنوری تک رہیگی

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ ہر چہار حصہ مجلد	۵ر	۴ر۱۲آ
درثمین اُردو بے جلد	۳ر	۲۔ر
درثمین فارسی "	۵ر	۴ر
فتاوے احمدیہ ۔ ہر سہ جلد مکمل ۔ حضرۃ اقدس نے اپنی زندگی مین جن مسائل پر فتوے دئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہین	۱۲	۸

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
درثمین اُردو مجلّد	۴ر	۳۔ر
درثمین فارسی مجلد	۶ر	۴ر
درثمین فارسی اردو مکمل مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستون کے واسطے یہ رعایت ۱۵ فروری تک رہیگی لیکن ان کیطرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ؛

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۲۰ جنوری تک نصف کر دی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اربعین اُردو	۵ر	۲۔ر
مکتوبات احمدیہ	۸ر	۴ر
سلک مروارید حصہ اوّل	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	۱۲ر	۸ر
پارہ " ۲۹	۱۲ر	۸ر
مجربات نور الدین حصہ اوّل	۱۰ر	۵ر

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اسماء الحسنیٰ	۵ر	۲۔ر
موعظۃ الحسنیٰ	۲ر	۱ر
سلک مروارید حصہ دوم	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۸	۱۲ر	۸ر
"	"	"
مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰ر	۵ر

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر دی جائینگی

مباحثہ مونگھیر ۴ر ۔ تصدیق کلام ربانی ۸ر ۔ عبرت ۴ر ۔ ثنائی ہرزہ درائی ۲۔ر
چودھوین صدی کا یہودی ۲۔ر ۔ ثنائی فرار ۔ ۳۔ر ۔ واقعات بھاگل پور ۴ر
علمائے خلف ۔ ۸ر ۔ ثنائی چکر ۔ر ۔ نور دل ۔ر ۔ حق کا پرچار ۴ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۔ر ۔ بائبل کا پرچار ۱۔ر ۔ اسلام کا گُر ۔ نجات کی حقیقت ۱ر
نیّر اسلام ۔ مولفہ شیخ رحیم بخش صاحب ۔ نومسلم واعظ ۔ ۔۔ ۔۔ ۵۔ر
محمد رسول اللہ ۔ بجواب "رسالہ مسیح یا محمدؐ" ۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم ۔ ۱۔ر
اسلام کی پہلی کتاب ۔ ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے ۔۔ ۔۔ ۴ر
قصیدہ مہدویہ ۔ حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ معہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی

امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب ۔ ۔۔ ۔۔ ر
احمدی پاکٹ بک ۔ مولفہ سید عبد الحی عرب ۔ مولوی فاضل ۔ ہر دو حصہ ۴ر
عربی بول چال ۔ " " ۔ اُردو عربی ۔ عربی بولی سیکھنے کے لئے عمدہ طرز ۲ر
چولہ گورو باوا نانک صاحب ۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونیکا ثبوت ۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر
لکچر مہر سنگھ ۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کا لکچر ۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر ۔ ۔۔ ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۔ اُردو ۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر
نغمۂ اکمل ۔ اُردو نظم ۔ از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم ۔ سلسلہ کی خدمت مین ۔ ۲۔ر
ردّ افتراء ۔ مصنفہ خواجہ صاحب ۔ ایک عیسائی پادری کے جواب مین ۔ محصولڈاک آنے پر مفت
تحفۃ العرب ۔ عربی ۔ عرب عبد الحی کی تصنیف ۔ ائمہ سلف کے عقائد ۔ مسیح کی وفات ۔ قرآنی اور احادیثی دلائل ۔ ۔۔ ۔۔ ۳ر
سنت احمدیہ ۔ نماز ۔ روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۔ ۴ر
عقائد احمدیہ ۔ اُردو ۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد ۔ آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل ۳ر
ثنائی چکر ۔ اُردو ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مذمت ۔ ۔۔ ۔۔ ۲ر
احسن القصص ۔ اُردو ۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ معہ تفسیر ۔ مصنفہ اکمل صاحب ۔ ۔۔ ۲۔ر
سفر نامۂ ناصر ۔ اُردو نظم ۔ از حضرت میر ناصر نواب صاحب ۔ ۔۔ ۔۔ ۳ر
شدھی کی اشدھی ۔ اُردو ۔ میر قاسم علی صاحب ۔ ردّ آریہ ۔ ۔۔ ۔۔ ۶ر
گلدستۂ حمد ۔ نظم حضرت میر صاحب ۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر
سری نہہ کلنک اوتار ۔ اُردو ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ۔ ہندو کتابوں سے ۔ ۔۔ ۔۔ ۸ر
فتح دین ۔ پنجابی نظم ۔ وفات مسیح کے ثبوت مین ۔ ۔۔ ۔۔ ۳ر
کرشن لیلا ۔ ایک ہندی نظم ۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر ۔ ۱ر
مورکھ سیدھ ۔ پنجابی نظم ۔ سلسلہ کی صداقت مین ۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر
الاستخلاف ۔ آیات ۔ ازنی ۔ شیعہ کے تمام اعتراضون کا جواب ۔ ۔۔ ۔۔ ۴ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۔ اُردو نظم ۔ سلسلہ کی تائید مین ۔۔ ۔۔ ۱ر
نظم مستورات ۔ پنجابی نظم ۔ عورتون اور بچّون کے لئے سلسلہ کی تائید مین مفید ہے ۔ر
شہادت آسمانی حصہ اوّل ۔ ایک سخت مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب ۔ ۔۔ ۵۔ر
" " حصہ دوم ۔ " " " " ۲ر
معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ ۳ر
کاسر الدی ۔ الہ داد خان صاحب والے ۔ پنجابی نظم ۔ سلسلہ کی تعلیم مین نہایت مفید ۔ر
کاسر احمدی ۔ مولوی غلام رسول صاحب والے " " " " ۔ر
صحیفہ آصفیہ ۔ اُردو ۔ تحفہ نظام حیدر آباد دکن بالقابہٖ کے لئے تبلیغ ۔ ۔۔ ۳ر
کتاب الصیام ۔ روزون کے متعلق تمام احکام اور انکی فلاسفی ۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر
اسوۂ حسنہ ۔ لکچر خواجہ کمال الدین صاحب ۔ ۔۔ ۔۔ ۸ر
نور القرآن ۔ حصہ اوّل ۔ ردّ عیسائی و آریہ ۔۔ ۔۔ ۲ر
" حصہ دوم ۔ " " " ۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ ۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر
رؤیائے صالحہ ۔ مسیح موعودؑ کے لئے جو نشانات ضروری ہین ۔ ان کا ذکر ۔ ۔۔ ۴ر

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ بیعت کی)

حاجی امام الدین صاحب - دیہہ ۳۹ ڈاکخانہ راو ہتی مالک سندھ
چودھری لال خان صاحب نمبردار حکیم پور ڈاکخانہ کمہن وال گجرات
پیر محمد یوسف شاہ صاحب معرفت یار محمد خان صاحب تحصیل کشتوار
منشی برکت علی صاحب کلرک پلٹن نمبر ۵ - لوک انفل
سلیمان صاحب بہرہ - حیاب قینچی صاحب بہدر کپتان
نور الدین صاحب - جعفر آباد - رعیۃ - سیالکوٹ
اہلیہ مبارک علی صاحب - نائب مدرس اردو سکول چنڈ املاک متوسط
پسر " " " " "
محی الدین صاحب - کھرک جانان متصل بھینی تحصیل گوہانہ ننک
اہلیہ محمد خان صاحب - سگنیلر - قصور
احمد الدین صاحب ملازم پولیس - لودیانہ
دولت خان صاحب - سٹروعہ ضلع ہوشیار پور
مشہود الحق صاحب - سب انسپکٹر - تھانہ شاہ کنڈ ضلع بھاگلپور
اہلیہ " " " " "
حافظہ خوشد امن " " " " "
برکت بی بی اہلیہ مستری نظام الدین صاحب چانگریاں ڈاکخانہ پھلوڑہ
منشی امام الدین صاحب سب اورسیر - سمندری ضلع لائل پور
اللہ دتا صاحب - غلہ منڈی دوکان شیخ [illegible] الدین صاحب
ودوست محمد لائل پور - واہلیہ دتا جنتے -
لکھو صاحب - نہ یرہ - ضلع فیروز پور
[illegible] صاحب - گٹھالیاں - پسرور - سیالکوٹ
حاکم صاحب معہ اہلیہ حاکم بی بی " "
نظام الدین صاحب معرفت اکبر علی صاحب - [illegible] زیدکا ریتراہ سیالکوٹ
شاہ دین صاحب " " " " "
بہاول صاحب " " " " " "
مسماۃ نعمت صاحبہ دختر احمد دین صاحب - چک اسکندر گجرات
اہلیہ نعمت صاحب " " " "
جنت دختر حافظ محمد صاحب " " " "
عبداللہ وکرم دین صاحب معہ اہلیہ " "
احمد دین صاحب و الٰہی بخش صاحب چوہان موضع کلاں گجرات
کاکا صاحب و دختر و اہلیہ معرفت رحیم بخش صاحب عرائض نویس
رعیۃ - سیالکوٹ
بادشاہ گل صاحب فورتھ ہائی - ایم بی ہائی سکول پشاور
برخوردار صاحب معرفت امام الدین صاحب کشمیری مونگ گجرات

مولا بخش صاحب - گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
محمد علی صاحب - " " "
چودھری فتح دین صاحب لادیان ڈاکخانہ تھلیتہ ڈاکخانہ پہلور سیالکوٹ
چودھری رکن الدین صاحب " " " " "
چودھری آلہی بخش صاحب " " " " "
چودھری فوج دین صاحب " " " " "
الٰہی بخش صاحب معہ عیال " " " " "
نور بخش صاحب " " " " " "
محمد بخش صاحب - شنخپور - گوجرات
سردار خان صاحب - پاگو وال - تحصیل وضلع سیالکوٹ
مہر داد صاحب " " " " "
چودھری نواب صاحب " " " " "
چودھری کریم بخش صاحب لادیاں گوجراں ڈاکخانہ تہلیتہ جالندھر
دین محمد صاحب " " " " "
[illegible] محمد صاحب " " " " "
[illegible] بخش صاحب - مدیار صابو - تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
غلام رسول صاحب " " " " "
فضل [illegible] صاحب " " " " "
جلال الدین صاحب " " " " "
غلام حید صاحب " " " " "
حسین صاحب - گٹھالیان - پسرور سیالکوٹ
مہند صاحب " " " " "
فضل الدین چوکیدار - مگولہ - ضلع سیالکوٹ -

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار تنخواہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ٭

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۸ سال زمیندار ڈرائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمدنی ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ٭

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا غریب الطبع - قوم کا ارائین ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار و بعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی - مستقل سرکاری ملازم - نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ جھانسی سے خط وکتابت کریں ٭

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار جلجی عمر ۱۸ سال - خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم - اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو۔
محمد امین - فضل کریم - کالج سٹریٹ کلکتہ -

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ٭

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں - اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال - نوشت وخواند سے ماہر وبصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں - جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو - درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں ٭